

سلسلہ
موعظ حیات
نمبر ۷۳

آدابِ عشقِ رسول ﷺ



کتب خانہ مظہری

گٹہ افیس، کراچی، پاکستان

عارف باللہ حضرت باقر
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

﴿ ضروری تفصیل ﴾

- نام و عظمیٰ: آدابِ عشقِ رسول ﷺ
- واعظ: عارف باللہ حضرت اقدس مرشدنا و مولانا شاہ محمد اختر صاحب
 ادام اللہ ظلالہم علینا الیٰ مائة وعشرين سنة مع الصحة
 والعافية وخدمات الدینیة و شرف حسن القبولیة
- تاریخ: ۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار
- وقت: بعد فجر
- مقام: مسجد اشرف گلشن اقبال بلاک نمبر ۲- کراچی
- موضوع: اصل عشقِ رسول کیا ہے؟
- مرتب: یکے از خدام حضرت والامد ظلہم العالی
- کمپوزنگ: سید عظیم الحق حقّی ۱- جے۔ ۳/ ۶۷ مسلم لیگ سوسائٹی ناظم آباد نمبر ۱- (۶۶۸۹۳۰۰)
- اشاعت اول: ۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مطابق ۷ اپریل ۲۰۰۸ء
- تعداد: ۱۰۰۰
- ناشر: کُتُبُ خَاَنَهُ مَظْمَہِی
- گلشن اقبال- ۲ کراچی پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۱۱۸۲ کراچی

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵	اہل اللہ کا طریقہ اصلاح	۵	اللہ تعالیٰ کی محبت کا راستہ اتباع رسول ﷺ ہے
۲۵	ہر کام علماء کرام سے پوچھ کر کیجئے	۶	محبت کی دو قسمیں
۲۶	عشقی رسول ﷺ کا حاصل	۷	عشقی رسول کی بنیاد اتباع رسول ﷺ ہے
۲۷	آپ ﷺ کا عظیم الشان رتبہ	۸	نافرمانی رسول کے ساتھ عشق رسول ﷺ
۲۸	اتباع سنت کا نور		کا دعویٰ باطل ہے
۲۹	خواب میں آپ ﷺ کی زیارت	۸	گھر میں تصویر لگانے کی حرمت
	نعمتِ عظمیٰ ہے	۹	ٹخنے چھپانا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے
۳۰	چراغوں کرنے اور مخصوص دن منانے کی حقیقت	۱۱	ذکر رسول ﷺ کی برکات
		۱۱	أحد اور طائف میں حضور ﷺ کا خون مبارک کس لیے بہا؟
۳۳	نافرمانی کرنا عشقی رسول ﷺ کے خلاف ہے		
۳۶	درد و شریف کے فضائل	۱۲	گانے بجانے کی حرمت
۳۸	اصل عشقی رسول اتباع رسول ﷺ ہے	۱۳	قصیدہ بردہ کے اشعار کی برکات
۴۱	ریح الاؤل کی حقیقت پانے والے	۱۵	چار شرائط سے سماع جائز ہے
۴۱	رسالت کا اصل مقصد توحید ہے	۱۹	اتباع سنت پر اہل اللہ کی حرص
۴۲	ہم وہابی نہیں ہیں	۲۰	محبت کا انعامِ عظیم
۴۳	خدا کے سوا کسی کو علمِ غیب نہیں	۲۰	اہل اللہ کا اہتمامِ اتباع سنت
۴۴	اولیاء اللہ سے براہِ راست مانگنا شرک ہے	۲۲	ڈاڑھی منڈانے والوں سے حضور ﷺ
۴۵	بدعت کی خرافات		کا اظہارِ نفرت
		۲۳	بڑی موچھیں رکھنے پر وعید
		۲۳	صحابہ کا اعلیٰ مقام

۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز اتوار بعد فجر

آدابِ عشقِ رسول ﷺ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ کی محبت کا راستہ اتباعِ رسول ﷺ ہے

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نبی! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
آپ اپنی امت سے فرمادیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو

﴿ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ﴾

تو اللہ تعالیٰ کی محبت کا طریقہ یہ ہے کہ میری اتباع کرو

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو۔ اس پر ایک بات عرض کرتا
ہوں کہ جتنا قدم قیمتی ہوتا ہے اتنا ہی قیمتی نقشِ قدم ہوتا ہے اور پوری کائنات میں
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ مبارک سے بڑھ کر کسی مخلوق کا قدم نہیں ہے
اس لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے
ہو یعنی جس اللہ سے محبت کرنی ہے وہ قرآن میں آیت نازل فرما رہے ہیں اور
اپنے محبوب سے کہلوار ہے ہیں کہ فَاتَّبِعُوْنِیْ میری اتباع کرو یعنی جو بات
حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں اس کو سر آنکھوں پر رکھ لو اور
جس بات سے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع فرمائیں اس سے بچ جاؤ۔
جس شخص نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک میں اور اللہ تعالیٰ
کے ارشادِ مبارک میں فرق کیا اس نے اللہ تعالیٰ کے ارشادِ مبارک کی قدر نہ کی

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

﴿ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ﴾

میرے رسول تم کو جو احکام عطا فرما رہے ہیں ان کو سرا آنکھوں پر رکھ لو۔

﴿ وَ مَا نَهَاكُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾

اور جس بات سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع فرمائیں

اُس سے رُک جاؤ۔

قرآن پاک کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقام بیان کر دیا کہ جن باتوں کا ہم نے حکم دیا ہے ان کو بھی کرو اور جن باتوں کا حکم ہمارا رسول دے ان کو بھی کرو اور جن چیزوں سے ہم نے منع کیا ہے ان سے بھی رُکنا اور جن چیزوں سے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منع کرتے ہیں ان سے بھی رُکنا، خبردار! میرے احکام میں اور میرے رسول کے احکام میں فرق نہ کرنا کیونکہ میرے نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے، وہ میرے ہی فرمان کے ناقل اور میرے ہی فرمان کے سفیر ہیں، ان کا فرمان میرا ہی فرمان ہے، وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہیں، جس چیز کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلتا ہے۔

محبت کی دو قسمیں

معلوم ہوا کہ ہر محبت اللہ کے یہاں مقبول نہیں۔ محبت کی دو قسمیں ہیں ایک محبت مقبول اور ایک محبت مردود یعنی غیر مقبول جیسے عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل پڑھے، بخاری شریف کی حدیث میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل جائز نہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ بھئی! ہمیں تو اللہ میاں سے محبت کرنی ہے اور وہ اخلاص کے ساتھ دروازے بند کر کے

نقلیں پڑھے اور اخلاص بھی اتنا کہ اسے نہ بیوی بچے دیکھ رہے ہیں، نہ کوئی مخلوق دیکھ رہی ہے، خالص اللہ کے لیے نقلیں پڑھ رہا ہے مگر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی وجہ سے نہ اس کا اخلاص قبول نہ اس کے نفل قبول لہذا ثابت ہوا کہ اللہ پاک کی محبت اتباع سنت کے ذریعہ ملتی ہے۔

عشقِ رسول کی بنیاد اتباعِ رسول ﷺ ہے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں یہی بات تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر فدا تھے۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ فرما رہے تھے، کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے، آپ نے ان کے لیے ارشاد فرمایا اَجْلِسُوا یعنی بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے لیے محدثِ عظیم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے

﴿ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ﴾

یعنی خلفائے راشدین کے بعد سب سے افضل صحابی تھے

﴿ وَكَانَ يَشْبُهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

اور اپنی صورت کے اعتبار سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی شکل مبارک سے بہت مشابہ تھے

تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسے ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد سنا تو وہیں مسجد کے دروازہ پر جوتوں میں بیٹھ گئے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ لیا اور فرمایا عبداللہ ابن مسعود اندر آ جاؤ۔ محدثین لکھتے ہیں یہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کی انتہائی قدر اور نگاہ رسالت میں انتہائی شانِ محبوبیت کی علامت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گوارا نہیں ہوا کہ

حضرت عبداللہ ابن مسعود جوتوں میں بیٹھ جائیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود کی اتباع دیکھتے کہ انہوں نے اگر گھر نہیں لگایا، جو اگر گھر لگاتا ہے وہ عاشق نہیں ہوتا۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں۔

مرضی تری ہر وقت جسے پیش نظر ہے

بس اس کی زباں پر نہ اگر ہے نہ مگر ہے

جو یہ کہے کہ اگر ہم ڈاڑھی رکھ لیں گے تو بیوی کی ناراضگی تو برداشت ہو جائے گی مگر لوگ کیا کہیں گے تو سمجھ لو یہ اگر مگر کرنے والا عاشق نہیں ہے۔

نافرمانی رسول کے ساتھ عشقِ رسول ﷺ کا دعویٰ باطل ہے

جب بخاری شریف میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے

ہیں کہ اے لوگو! ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور تمام زندگی مبارک آپ

نے ایک مشت ڈاڑھی رکھی، جملہ بیویوں نے رکھی، تمام صحابہ نے رکھی، اتباعِ عشق

رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہاں دکھاؤ۔ آپ کے فرمانِ عالیشان کے پر نچے

اڑاتے ہو، رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہو اور محبت اور عاشقی کا

دعویٰ کرتے ہو۔ عربی شاعر کہتا ہے۔

فَعَصَى الرَّسُولَ وَأَنْتَ تَطْهَرُ حُبَّةً

گھر میں تصویر لگانے کی حرمت

آہ! آج اُمت کے لوگوں کو کیا ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے فرمانِ عالیشان کے پر نچے اڑا کر محبت کا دعویٰ ہو رہا ہے۔ آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تصویروں کو گھروں میں مت رکھو، جہاں تصویریں ہوتی

ہیں وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ آج اُمت کے گھر گھر میں تصویریں لگی

ہیں لیکن دعویٰ عشقِ رسول میں سب سے آگے ہیں، نافرمانی کے ساتھ یہ کون سی عاشقی ہے؟ کیا محبت کا یہی حق ہے؟

اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کیا شان تھی کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناشتہ کی دعوت دی، آپ ناشتہ کے لیے جب ان کے گھر پہنچے تو دیکھا کہ گھر میں تصویر تھی۔ فرمایا کہ عمر ایسے گھر میں ناشتہ نہیں کرے گا جس میں نافرمانی رسول ہو رہی ہو، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانِ عالیشان کی خلاف ورزی کی جا رہی ہو، ہم ایسے ناشتہ سے باز آئے، یہ محبت ہے، اس کا نام عشق ہے۔

آج امت کو دیکھ کر دل گڑھتا ہے، وظیفے خوب پڑھ رہے ہیں لیکن گناہوں سے بچنے کا اہتمام نہیں ہے۔ ایک مرنے والے پر سورہ یٰسین کے کئی ختم ہوئے مگر اس کی روح نہیں نکلی، ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود مجھ سے فرمایا کہ وہ لوگ مجھے لے گئے تھے کہ تین دن ہو گئے ہیں مگر روح نہیں نکل رہی ہے حالانکہ ہزار دفعہ یٰسین شریف پڑھی جا چکی ہے، میں نے دیکھا کہ وہاں لیاقت علی خان کی تصویر لگی ہوئی تھی، میں نے کہا کہ تصویر رکھتے ہوئے سورہ یٰسین شریف کا عمل کر رہے ہو، نافرمانی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نحوست سے رحمت کے فرشتے گھر میں کیسے آئیں گے؟ لہذا ابھی تصویر نکالو، چنانچہ جیسے ہی تصویر ہٹائی گئی فوراً ہی روح نکل گئی۔ تو عشقِ رسول نام ہے اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا، سنت پر جان دے دو، چاہے دنیا کچھ ہی کہتی رہے اور آپ کا کتنا ہی مذاق اڑائے۔

ٹخنے چھپانا رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی ہے

بخاری شریف کی حدیث ہے

﴿ مَا سَفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ ﴾

جس کا ٹخنہ اوپر سے آنے والے لباس مثلاً شلوار، پاجامہ، لنگی وغیرہ سے چھپا رہے گا اتنا حصہ جہنم میں جلے گا،

دوسری حدیث میں ہے کہ جو تکبر سے ایسا کرے گا، اس حدیث کو لے کر آج لوگ خوب ہوشیاریاں اور چالاکیاں دکھا رہے ہیں کہ صاحب میرا ٹخنہ تکبر کی وجہ سے نہیں ڈھک رہا ہے حالانکہ کبھی کسی صحابی نے ٹخنہ نہیں ڈھکا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیٹ نکلا ہوا تھا اس لیے آپ کا پاجامہ لٹک جاتا تھا لیکن آپ ہر وقت اُس کو اہتمام سے اوپر کرتے رہتے تھے اور وحی الہی سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان رسالت سے اس بات کا اعلان ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق تکبر سے پاک ہیں، آج کے زمانہ میں کس کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مستثنیٰ فرمایا؟ کس کے لیے وحی نازل ہوئی؟ لہذا جو لوگ ٹخنے ڈھک رہے ہیں وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ جن کو ایک لاکھ حدیثیں بح راویوں کے ناموں کے زبانی یاد تھیں وہ فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۶ میں تمام حدیثیں سامنے رکھ کر فیصلہ لکھتے ہیں

﴿ فَإِنَّ ظَاهِرَ الْأَحَادِيثِ يَدُلُّ عَلَى تَحْرِيمِ الْإِسْبَالِ ﴾

یعنی چاہے تکبر ہو یا نہ ہو ہر حال میں ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی حافظ الحدیث ہیں جنہیں ایک لاکھ حدیثیں مع اسناد کے زبانی یاد تھیں اور جنہوں نے بخاری شریف کی ۱۴ جلدوں میں شرح لکھی ہے ان سے بڑھ کر آج کوئی کیا حدیث بیان کرے گا، آج تو چند کتابیں پڑھ لیں اور علامہ بن گئے، یہ لوگ علامہ نہیں ضلّامہ ہیں۔ تو علامہ ابن حجر عسقلانی تمام مجموعہ احادیث کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ فَإِنَّ ظَاهِرَ الْأَحَادِيثِ يَدُلُّ عَلَى تَحْرِيمِ الْإِسْبَالِ

تمام احادیث دلالت کرتی ہیں کہ ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔

ذکرِ رسول ﷺ کی برکات

حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ایک کتاب لکھی جس کا نام نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب ﷺ ہے۔ یہ کتاب عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس کا مصنف کتنا بڑا عاشقِ رسول ہے۔ اتنے بڑے عاشقِ رسول کو جو لوگ بدنام کرتے ہیں کل قیامت کے دن ان کو جواب دینا پڑے گا۔ بہر حال جب حضرت تھانوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل پر اس کتاب کو لکھ رہے تھے اُس زمانہ میں تھانہ بھون میں طاعون پھیلا ہوا تھا تو جس دن کتاب لکھتے قصبہ میں کوئی موت نہیں ہوتی تھی اور جس دن ناناغہ ہو جاتا تھا اُس دن کئی اموات ہو جاتی تھیں۔ جب حضرت کو مسلسل یہ روایت پہنچی تو آپ روزانہ لکھنے لگے اور جب روزانہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی شان کو لکھنے لگے تو وہاں طاعون ختم ہو گیا لہذا درود شریف کی کثرت بلاؤں کو ٹالنے کے لیے بھی اکسیر ہے اور ایک درود شریف پر دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔

أحد اور طائف میں حضور ﷺ کا خونِ مبارک کس لیے بہا؟

بتائیے! اگر آپ کا خونِ مبارک طائف کے بازار میں نہ بہتا اور آپ کے دنداںِ مبارک اُحد کے دامن میں شہید نہ ہوتے تو ہم تک کیسے اسلام پہنچتا؟ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُحد کے دامن میں اپنے ہاتھوں سے اپنے خونِ مبارک کو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ کیا حال ہے ایسی قوم کا جو اپنے

پیغمبر کو لہو لہان کرتی ہے۔ اس خونِ نبوت سے ہم کو اسلام ملا ہے ورنہ ہم کالک پر شادا اور رام چندر ہوتے۔ بتائیے! سارے عالم میں اسلام کیسے پھیلا؟ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خونِ نبوت کے صدقہ میں اور صحابہ کے خون کے صدقہ میں آج ہم مسلمان ہیں۔

گانے بجانے کی حرمت

اُس پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گانے بجانے کو بھی منع فرمایا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے تھے کہیں سے گانے بجانے کی آواز آرہی تھی، آپ نے اپنی انگلیاں کانوں میں رکھ لیں اور اس راستہ سے ہٹ کر آگے نکل گئے اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جو آپ کے ساتھ تھے اور اس وقت بچے تھے کہ اب بھی آواز آرہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، تب آپ نے انگلیوں کو کانوں سے نکالا۔ آہ! جس چیز کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں گانا بجانا مانانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں آج امت رات دن اسی گانے بجانے میں غرق ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے صحابی فرماتے ہیں

﴿ اِنَّ الْغِنَاءَ رُقِيَّةُ الزِّنَاءِ ﴾

گانا سننے سے زنا کا مادہ پیدا ہوتا ہے

اور آپ کا قول علامہ آلوسی نے تفسیر روح المعانی میں نقل فرمایا ہے کہ خدا کی قسم یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الْبَحْ گانے کے حرام ہونے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ بعض لوگ گانا بجانے والی لونڈیوں کو خریدتے تھے اور ان سے گانے بجانے سنوا کر لوگوں کو مال لوٹتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے مَنْ يَشْتَرِي كِي آیت نازل فرمائی۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

﴿ اِنَّ الْغِنَاءَ يُنْبِتُ الْبَفَاقَ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ ﴾

گانا بجانا ایسے برائی پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگااتا ہے۔

اب اس کو عبادت اور درجہ قرب الہی سمجھا جاتا ہے، افسوس کی بات ہے یا نہیں؟ جب دین مکمل ہو گیا اور میدانِ عرفات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آیت **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** نازل ہو گئی تو جن نافرمانیوں سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے منع فرمایا اب اسی نافرمانی کو امت کے بعض نادان لوگ قرب الہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

جب میں طبلیہ کالج الہ آباد میں پڑھ رہا تھا تو ریل میں ایک جگہ جا رہا تھا، وہاں قوالوں کی ایک جماعت بھی تھی، وہ ایک شخص کو دعوت دے رہے تھے کہ بھائی صاحب! فلاں کی قوالی ہے آپ ضرور آئیے گا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ قوالی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ قوالی سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ طبلہ بجانے والا طبلی جب شعر کے آخر میں طبلہ پر ہاتھ مارتا ہے تو روحِ عرشِ اعظم تک چلی جاتی ہے، اللہ کا راستہ نماز، روزے والا تو مشکل راستہ ہے لیکن یہ طبلہ والا راستہ بہت جلد طے ہو جاتا ہے اور آپ طبلہ کی ایک تھاپ پر سیدھے عرشِ اعظم پر پہنچ جائیں گے۔ لاجول ولاقوۃ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ میں گانا بجانا مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور نعوذ باللہ یہ طبلہ سے عرش پر پہنچ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں اشعار ہمارے تمام اکابر نے سنے ہیں لیکن چار شرطوں کے ساتھ جو میں آگے بیان کروں گا لیکن حدودِ شریعت کو توڑ کر اشعار اور قوالی سننا حرام ہے۔ میں نے ایک زمانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک طرف عشاء کی نماز ہو رہی تھی اور دوسری طرف قوالی ہو رہی تھی، کسی نے بھی نماز ادا نہیں کی، طبلہ بج رہے تھے اور بیٹھے گردن ہلا رہے تھے۔ تحقیق کی تو قریبی لوگوں نے بتایا کہ قوالوں نے اس وقت شراب پی ہوئی ہے، یہ رات بھر جاگ نہیں سکتے، نہ اتنی گردن ہلا سکتے ہیں، یہ سب نشے میں ہیں۔

بتائیے! عشاء کی نماز ضروری ہے یا شراہیوں سے قوالی سننا ضروری ہے؟ بعض جگہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ قوالی ہو رہی ہے، پیر صاحب کو سجدہ کیا جا رہا ہے اور نماز کا اہتمام نہیں۔

علامہ شامی ابن عابدین فقہ شامی میں اور سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ چار شرطیں ہیں جن سے اشعار کا سننا جائز ہے، چاہے اللہ تعالیٰ کی حمد میں ہوں یا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں نعت شریف ہو تو یہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ باعثِ برکت ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ طبلہ سارنگی نہ ہو، طبلہ سارنگی یعنی موسیقی پر حمد و نعت پڑھنا بے ادبی اور اللہ اور رسول کی نافرمانی ہے۔

قصیدہ بردہ کے اشعار کی برکات

علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت میں اور آپ کی محبت میں اشعار کہے ہیں جو قصیدہ بردہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کو خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے ان سے فرمائش کی کہ اے بوسیری! تم نے میری محبت میں جو اشعار کہے ہیں وہ مجھ کو سناؤ اور ان کے اشعار سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جھوم رہے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں یہ اشعار عربی زبان میں ہیں۔ اشعار سننے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بوسیری! کیا چاہتا ہے؟ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ میری برص کی بیماری اچھی ہو جائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب ہی میں ان کے جسم پر اپنا دست مبارک پھیرا اور یمن کی ایک مخطوط چادر بطور تحفہ عطا فرمائی۔ جب بڑے چھوٹوں کو کوئی چیز دیں اس کا نام تحفہ ہے اور چھوٹا اپنے بڑوں کو دے اس کا نام ہدیہ ہے۔ جب صاحبِ قصیدہ بردہ علامہ بوسیری

رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھ کھلی تو وہ مخطط یمنی چادران کے سر ہانے رکھی ہوئی تھی اور ان کی برص کی بیماری بالکل اچھی ہو گئی تھی۔ ایک محدث نے اسی وقت ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور فرمایا کہ دروازہ کھولو، دروازہ کھولا تو فرمایا کہ تم نے جو اشعار سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنائے تھے ذرا مجھے بھی سنا دو، تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں اشعار سنائے ہیں، آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چل گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جس مجلس میں تم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اشعار سنائے تھے اُس مجلس میں یہ فقیر بھی موجود تھا۔

چار شرائط سے سماع جائز ہے

سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار شرطوں سے سماع یعنی اشعار محبت و معرفت کے سننا جائز ہے۔

پہلی شرط

سامع اہل ہویٰ نہ باشد: یعنی سننے والا نفس کا بندہ نہ ہو، عشقِ مجازی میں مبتلا نہ ہو ورنہ عشقیہ اشعار سے اس کو اپنے معشوق یاد آئیں گے، لہذا پہلی شرط یہ ہے کہ سننے والا نفس کا غلام نہ ہو، قلب اس کا محلی مصطفیٰ ہو، غیر اللہ سے پاک ہو چکا ہوتا کہ محبت اور عشقِ الہی کی باتوں سے اس کا قلب اللہ ہی کی طرف متوجہ رہے، معشوقانِ مجازی کی طرف نہ جائے۔

دوسری شرط

مضمون خلاف شرع نہ باشد: یعنی اشعار میں جو مضمون ہو وہ شریعت کے خلاف نہ ہو، آسمان وزمین کے قلابے نہ ملارہا ہو، کسی کو خدا کے برابر نہ کر رہا ہو، اولیاء اللہ کو با اختیار اور خدا کی حکومت میں شریک نہ سمجھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ برطانیہ کے بادشاہ کی طرح نہ سمجھ رہا ہو کہ جہاں اصل حکومت وزیر اعظم اور پارلیمنٹ

کے ممبر کرتے ہیں اور بادشاہ اپنا خرچہ پانی لے کر صرف دستخط پر گزارہ کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کو ایسا مت سمجھو، سارا اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے۔

خدا فرما چکا قرآن کے اندر

میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے

جسے تو مانگتا ہے اولیاء سے

ہاں آپ وسیلہ مانگ سکتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگیں، اولیاء کرام کے وسیلے سے کہیں کہ اے اللہ! تیرے جتنے اولیاء ہیں ان کے صدقہ اور طفیل میں میری دعا قبول فرمائیں، مگر مانگیں گے خدا ہی سے، وسیلہ پکڑیں گے اللہ کے اولیاء سے لیکن مانگیں گے خدا سے۔

تیسری شرط

آلہ لہو و لعب نہ باشد: یعنی سارنگی طلبہ نہ ہو، ساز و موسیقی نہ ہو، شریعت کے خلاف چیزیں نہ ہوں۔ میں بڑے درد سے پوچھتا ہوں کہ کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی طلبہ بجایا؟ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی طلبہ بجایا؟ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک اس دنیا میں تشریف فرما تھے، کیا آپ کی حیات مبارکہ میں کبھی یہ کام ہوا؟ ایک صاحب نے مجھ سے بحث کی کہ قوالی سے دل میں عشق و تڑپ پیدا ہو جاتی ہے، طلبہ اور سارنگی کے ساتھ جب شعر ہوتا ہے تو دل میں عشق الہی میں جوش آ جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کو نہیں بتائی، صحابہ نے تابعین کو نہیں بتائی اور تابعین نے تبع تابعین کو نہیں بتائی، یہ راز بس تمہارے سینے میں آ گیا، عشق الہی کی تڑپ کا راز بس آپ کو ملا، پھر اس نے توبہ کی۔ یہ بات کشمیر کے رہنے والے ایک صاحب کی ہے، ماشا اللہ یہ اور ان کا سارا خاندان بدعات

اور خلاف شرع باتوں سے تائب ہو گیا۔

چوتھی شرط

مسموح کو دک و زن نہ باشد : یعنی جو اشعار سنار ہا ہے وہ بے ڈاڑھی مونچھ کا لڑکا نہ ہو اور عورت نہ ہو۔ عورتوں اور بے ڈاڑھی مونچھ کے لڑکوں سے نعت شریف سننا جائز نہیں ہے۔ عورت اگر قرآن شریف بھی سنائے تو عورت سے قرآن شریف بھی سننا جائز نہیں ہے۔ نبی کی بیبیوں کی آواز کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نازل فرمایا

﴿ لَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ ﴾

کہ اے نبی کی بیبیو! اگر تم کو صحابہ سے بات کرنا پڑے تو اپنی آوازوں کی طبعی نرمی کے خلاف آواز بھاری کر کے بات کرو

﴿ فَيَطْمَعُ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ ﴾

ورنہ جن کے دل میں مرض ہے ان میں طمع پیدا ہوگی

اور اسی احتیاط کی وجہ سے صحابہ کو حکم ہو رہا ہے

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ فَأَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَائِهِنَّ حِجَابٍ ﴾

اے اصحاب رسول! جب تم نبی کی بیبیوں سے کسی بات کا

سوال کرو تو پردے کے پیچھے سے کرو۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ پہلی اچانک نظر تو معاف ہے لیکن خبردار! کسی کی ماں، بہن، بیٹی پر دوسری نظر مت ڈالنا یہ حرام ہے۔ کیا آج ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بڑھے ہوئے ہیں؟ کہتے ہیں کہ مولانا! ہماری نظر صاف ہے، دل پاک ہے، ارے! تو کیا نعوذ باللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر غیر صاف اور غیر پاک تھی؟ یہ سب نفس کی چال ہے کہ خود کو پاک صاف کہہ کر بد نظری کرتا ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ حمد و نعت کے یا عارفانہ اشعار سننا عبادت ہے، آپ رات بھر اشعار سننے لیکن حدود شریعت نہ ٹوٹیں۔ علامہ قرطبی تفسیر قرطبی میں لکھتے ہیں کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمائش کی کہ فلاں حکیمانہ شعر کہتا ہے، اُس کا کوئی شعر تم کو یاد ہو تو سناؤ؟ انہوں نے ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا اور سناؤ پھر اور سنایا، صحابی کہتے ہیں حَتَّىٰ اَنْشَدْتُ مِائَةَ بَيْتٍ میں نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سوا شعر سنائے اور آپ کو معلوم ہے کہ چوبیس صحابہ شاعر تھے جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں نعت شریف کہی۔ خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی محبت میں دو شعر کہے ہیں اور کیسے پیارے شعر ہیں۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِالْفَاقِ شَمْسٌ

وَ شَمْسِي خَيْرٌ مِّنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

ایک میرا سورج ہے اور ایک آسمان کا سورج ہے اور میرا سورج آسمان کے سورج سے افضل ہے کہ ان کے صدقے میں سورج اور چاند پیدا ہوئے۔

فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَعْدَ فَجْرِ

وَ شَمْسِي طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ

آسمان کا سورج نمازِ فجر کے بعد نکلتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کے بعد مسکراتے ہوئے گھر تشریف لایا کرتے تھے، یہ بھی سنت ہے لہذا جب اپنے گھروں میں داخل ہوں تو سلام کریں اور مسکراتے ہوئے داخل ہوں۔ آج ہمارا کیا حال ہے کہ جب گھر میں داخل ہوتے ہیں تو ہاتھ میں تسبیح لیے، آنکھ بند کیے ہوئے، منہ پھلائے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب بایزید بسطامی سے کم نہیں ہیں، مسکرانا کیا جانیں؟ دوستوں میں تو ہنسیں بولیں گے لیکن بیوی بیچاری بات کرنے کو ترستی ہے، وہاں جا کے

بالکل سنجیدہ اور عرشِ اعظم پر رہنے والے بن گئے حالانکہ یہ سنت کے خلاف ہے۔ اس وقت آنکھ بند نہیں کرنا چاہیے بلکہ مسکراتے ہوئے اپنی بیوی اور گھر والوں کو السلام علیکم کہو۔ بعض لوگ اس لیے غصہ میں رہتے ہیں کہ اگر ہم ہنس دیں گے، مسکرا دیں گے تو بیوی کے اوپر ہمارا رعب نہیں رہے گا، لہذا وہ منہ پھلا کر، آنکھیں سرخ کیے ہوئے فرعون کی طرح گھر میں داخل ہوتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور سنت کے خلاف زندگی ہے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرو۔

اتباعِ سنت پر اہل اللہ کی حرص

جب کسریٰ کے دربار میں کھانے کے دوران حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نوالہ گر گیا، وہ اسے اٹھا کر کھانے کے لیے صاف کرنے لگے تو ایک صاحب نے اشارہ سے منع کیا کہ ایسا نہ کریں ورنہ وہ کہیں گے کہ مسلمان فلاں اور سات پشت کے فقیر ہیں، اس میں اسلام کی توہین ہے تو حضرت حذیفہ نے کیسا پیارا جواب دیا

﴿ اَتْرَكُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لِهَوْلَاءِ الْحَمَقَاءِ ﴾

کیا میں ان نادانوں اور بیوقوفوں کی وجہ سے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں؟

اسی طرح آج کل لوگ پیالہ چاٹنے کی سنت پر عمل کرنے سے شرماتے ہیں۔ علامہ شامی نے حدیث نقل کی ہے کہ جب پیالہ چاٹا جاتا ہے تو پیالہ دعا دیتا ہے

﴿ اَعْتَقَكَ اللَّهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ ﴾

خدا تجھ کو جہنم سے بچائے جیسے تو نے مجھے شیطان سے بچایا

کیونکہ اگر کھانے کے بعد پیالہ کونہ چاٹا جائے تو اس میں لگا ہوا کھانا شیطان صاف کرتا ہے۔ سبحان اللہ! سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت بھی کیا نعمت ہے!

محبت کا انعامِ عظیم

ایک صحابی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر پلکیں جھپکائے نکلنے باندھ کر دیکھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ آج تم اتنی محبت سے مجھے دیکھ رہے ہو کہ آنکھیں جھپک بھی نہیں رہی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس لیے دیکھ رہا ہوں کہ یہاں تو جب دل تڑپتا ہے تو آکر آپ کی زیارت کر لیتا ہوں لیکن جنت میں آپ کا درجہ بہت اونچا ہوگا وہاں ہم آپ کو کیسے دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا

﴿الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ﴾

جس کو جس سے محبت ہے وہ اسی کے ساتھ رہے گا۔

دیکھا آپ نے محبت کیسی نعمت ہے! محبت والے کی دور کعات غیر محبت والے کی لاکھ رکعات سے افضل ہے۔

اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں ارشاد فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ اعلان فرمائیے فَاتَّبِعُونِيْ مِيْرِيَ اِتِّبَاعِ كَرِيْمٍ حُبِّكُمْ اللهُ اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَّ كُوْمُجُوْب كَرَلْ كَا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا پیارا وہی ہے جو تتبع سنت ہے۔

اہل اللہ کا اہتمامِ اتباعِ سنت

میں نے الہ آباد کے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد احمد صاحب کو دیکھا جو حضرت شاہ فضل رحمن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ سید بدر علی شاہ کے خلیفہ ہیں، ان کو دیکھا کہ ان کا گرتا اتارنے والے خادم نے داہنے ہاتھ کی طرف سے گرتا اتار دیا حالانکہ سنت یہ ہے کہ گرتا پہنتے وقت پہلے داہنے ہاتھ میں پہنے اور اتارتے وقت پہلے بائیں ہاتھ سے اتارے۔ جوتا ہو یا گرتا ہو یا پانچامہ ہو داہنی طرف سے پہنو اور بائیں طرف سے اتارو۔ میں اُس

وقت موجود تھا، کراچی سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ حضرت نے خادم کو ڈانٹ کر فرمایا کہ تم کیسے بیوقوف ہو؟ تم کو اس سنت کا علم نہیں، تم نے میرا گُرتا سنت کے خلاف اُتار دیا، اب دوبارہ پہناؤ، دوبارہ داہنے ہاتھ میں پہنا اور فرمایا کہ اب بائیں ہاتھ کی طرف سے اُتارو۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئی کا موزہ اُتارا تو پہلے داہنی طرف سے اُتار دیا، فرمایا پھر پہناؤ اور پہلے بائیں طرف سے اُتارو۔ موزہ، جوتا، لباس پہنتے وقت سنت پر عمل کرو، سنت پر عمل سے ہر وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے مثلاً جوتا پہنتے وقت خیال آئے گا کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکمِ عالی پر عمل ہو رہا ہے کہ

﴿ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ ﴾

جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے داہنے پیر میں پہنے

﴿ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ ﴾

اور جب اُتارے تو پہلے بائیں طرف سے اُتارے،

اگر آپ اس سنت پر عمل کریں گے تو دن بھر میں جتنی بار جوتا پہنیں گے اور اُتاریں گے تو کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تازہ نہیں ہوگی؟ دل یقیناً مسرور ہوگا کہ ہم سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکمِ مبارک پر عمل کر رہے ہیں، محبت اسی کا نام ہے، محبت عمل کا نام ہے، خالی زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ میں بڑا محبت کرنے والا ہوں لیکن جب عمل کا معاملہ آتا ہے تو نفس و شیطان غالب آجاتے ہیں، معاشرہ اور سوسائٹی غالب ہو جاتی ہے، بیوی کا خوف، دفتر والوں کا خوف آجاتا ہے جس سے ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

ڈاڑھی منڈانے والوں سے حضور ﷺ کا اظہارِ نفرت

امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل چاروں اماموں کا اجماع ہے کہ ایک مشت ڈاڑھی تینوں طرف سے رکھنا واجب ہے یعنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور سامنے سے لہذا اگر قیامت کے دن سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ دریافت فرمائیں کہ اے میرے امتی! تُو نے میرے چہرے میں کیا عیب پایا کہ میری جیسی شکل نہیں بنائی تو بتائیں، ہم لوگ کیا جواب دیں گے؟ جبکہ زندگی مبارک میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ڈاڑھی منڈی شکلوں سے سخت نفرت تھی۔ ایک مرتبہ ایران کے دو سفیر آپ کے سامنے حاضر ہوئے جن کی ڈاڑھی منڈی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک نفرت سے پھیر لیا۔ پس اگر قیامت کے دن ایسی شکل بنانے پر ہم سے بھی نفرت سے چہرہ مبارک پھیر لیا تو شفاعت کے امیدوارو! کہاں جاؤ گے؟ کس کو خوش کر رہے ہو، بیبیوں کو خوش کر رہے ہو، اپنا نفس خوش کر رہے ہو؟ یہ گال تمہاری ملکیت نہیں ہیں، یہ گال اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ یاد رکھو! بندہ کی ہر چیز بندہ ہے، اگر ہم بندہ ہیں تو سر سے پیر تک بندہ ہیں۔ ہمارا ہر جز خدا کا غلام ہے، یہ گال بھی خدا کے غلام ہیں، اختر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ڈاڑھی رکھ لو، اختر کوئی چیز نہیں ہے، ایک بھگی بھی اگر کمشنر کے احکام کا ٹین بجا کر اعلان کرتا ہے تو آپ کمشنر کے احکام سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اعلان کرنے والا جعدار ہے، اگر اختر کو انتہائی حقیر سمجھتے ہو ہمیں منظور ہے لیکن سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ڈاڑھی رکھ لو تا کہ قیامت کے دن یہ کہہ سکو کہ ۔

ترے محبوب کی یا رب شاہت لے کے آیا ہوں
 حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں
 اور اگر ڈاڑھی رکھنے پر کوئی آپ پر ہنسے تو یہ شعر پڑھ دیا کروں
 اے دیکھنے والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
 تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

بڑی موچھیں رکھنے پر وعید

ایسے ہی آج دیکھتا ہوں کہ لوگ لمبی لمبی موچھیں رکھے ہوئے ہیں،
 دیکھو اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک، حدیث کی بڑی مستند کتاب
 ہے جو چودہ جلدوں میں ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے
 اپنی موچھوں کو بڑھایا

﴿ لَمْ يَنْلُ شَفَاعَتِي ﴾

میری شفاعت سے محروم کر دیا جائے گا

﴿ وَ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ حَوْضِي ﴾

اور حوض کوثر پر نہیں آنے پائے گا

﴿ وَيَبْعَثُ اللَّهُ الْمُنْكَرَ وَالنَّكِيرَ فِي غَضَبٍ ﴾

اور سوال جواب کے لیے قبر میں منکر نکیر کو غصے میں بھیجا جائے گا

﴿ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾

ان کے لیے دردناک عذاب ہے

﴿ إِنَّ لَمْ يَتُبْ ﴾

اگر توبہ کیے بغیر مر گئے۔

صحابہ کا اعلیٰ مقام

بس دوستو! یہی عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جس سے دین پھیلاتے ہیں اس کو شاگرد بھی اعلیٰ دیتے ہیں، اسی لیے پیغمبروں کو اعلیٰ شاگرد دیتے ہیں۔ آپ بتائیے! کوئی باپ اپنے بیٹے کو کسی مشن پر بھیجے، کسی مقصد کے لیے بھیجے تو کیا نا اہلوں کو اس کا ساتھی بنائے گا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ سید الانبیاء ہیں، تمام نبیوں کے سردار ہیں اس لیے حق تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑے لائق اور سب سے بڑے عاشق شاگرد عطا فرمائے اور صحابہ کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا جن سے اسلام کو پھیلانا تھا۔ یہاں مجھے ایک شعر یاد آ گیا جو شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے تھے

چھانٹا وہ دل کہ جس کی ازل سے نمود تھی

پسلی پھڑک گئی نظرِ انتخاب کی

اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اللہ تعالیٰ سے مانگے گئے۔ ان کے

لیے تو یہ شعر کہا جاسکتا ہے۔

کسی کے دردِ محبت نے عمر بھر کے لیے

خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

کعبہ کے سامنے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک

اُٹھے ہوئے تھے کہ یا اللہ دو عمر میں سے ایک عمر ہمیں عطا کر دے، عمر ابنِ ہشام یا

عمر ابنِ خطاب اور جبرئیل امین اور صدیق اکبر امین کہہ رہے تھے، ان میں سے

عمر ابنِ خطاب قبول ہو گئے۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مانگے گئے۔ کبھی

کبھی اولیاء اللہ بھی اپنے لیے کسی کو مانگ لیتے ہیں۔

اہل اللہ کا طریق اصلاح

میں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ جو نافرمانی کر کے خدائے تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اس کی مثال کٹی ہوئی پتنگ کی سی ہے، جب اللہ سے کٹ گیا تو جو چاہے اس کو ٹوٹ لے، نوچ کھسوٹ لے، کٹی ہوئی پتنگ کا حشر کیا ہوتا ہے؟ ایک پروفیسر جو یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات پڑھاتے تھے، میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صاحب میں بھی کٹی پتنگ ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی اللہ والا ٹوٹ لے۔ ظالم نے کیا بات کہی! اس نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ مجھے ٹوٹا جائے گا کیونکہ میں کٹی پتنگ ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ بجائے اس کے کہ مجھ کے لڑکے مجھے ٹوٹیں مجھے کوئی اللہ والا ٹوٹ لے۔ میں نے کہا اللہ والے ایسے نہیں ٹوٹتے، لٹوانے کے لیے خانقاہوں میں جانا پڑتا ہے، وہ ٹوٹنے کے لیے دروازے دروازے نہیں پھرتے! الایہ کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کبھی کبھی دعوتِ اہل اللہ کے لیے بھی سفر کرتے ہیں اور ٹوٹنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ تمہارا مال ٹوٹتے ہیں بلکہ اپنی اصلاحی تدابیر سے تمہارے اخلاقِ رذیلہ کو ٹوٹ کر تمہیں اخلاقی حمیدہ سے مزین فرما دیتے ہیں۔

ہر کام علماء کرام سے پوچھ کر کیجیے

لہذا آپ جو کام بھی کیجئے علماء سے پوچھئے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبوت دینے کے ۲۳ برس بعد تک زندگی عطا فرمائی، تیرہ سال مکہ شریف میں اور دس سال مدینہ شریف میں تو اس عرصہ میں آپ نے کیا کیا خوشیاں منائیں، کتنے لوگوں کا یومِ ولادت منایا، کتنے لوگوں کا یومِ وفات منایا کتنے نبیوں کا ڈے منایا یعنی موت کا یا پیدائش کا دن اور اس کو علماء سے پوچھئے، ہم نہیں بتاتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے نبیوں سے بڑھ کر حضرت

ابراہیم علیہ السلام سے محبت تھی اسی لیے درود شریف میں بھی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 كے بعد وَعَلٰی اٰبِہٖم ہے یا نہیں؟ اور کسی نبی کا نام کیوں نہیں لیا؟ چونکہ حضور
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مانگا تھا کہ یا اللہ! مکہ شریف
 میں ایک پیغمبر پیدا فرما۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے آپ کی بعثت ہوئی
 لہذا کسی طبقہ کا عالم، کسی جماعت کا عالم یہ ثابت کر دے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے کسی پیغمبر کا یا کسی شخص کا ڈے منایا ہو؟ اس لیے کہتا ہوں کہ علماء سے
 پوچھ لو اور پوچھ پوچھ کر عمل کرو، ہماری بات نہ مانو تو تحقیق کر لو۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت ملنے کے بعد ڈھائی
 سال زندگی پائی۔ پوچھو کہ انہوں نے کون سا دن منایا؟ یہ چیزیں کب سے شروع
 ہوئیں؟ صحابہ اور سلف صالحین کی زندگیوں میں کہیں یہ خرافات آپ کو نہیں ملیں
 گی۔ ارے! ہماری ہر سانس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، آپ کی حیاتِ طیبہ پر
 فدا ہونی چاہیے، ہر صبح، ہر شام، ہر وقت ہمیں اُن کو یاد رکھنا ہے۔ ایک ظالم شاعر کا
 شعر یاد آ گیا، وہ حیدر آباد دکن کا تھا، اس کا نام شجاع تھا، اس کو اپنی بیوی سے بڑی
 محبت تھی، وہ اپنی بیوی کو لے کر روزانہ ایک باغ میں ٹہلنے جاتا تھا، ایک دن اس کی
 بیوی اپنے ماں باپ کے ہاں یعنی اپنے میکے چلی گئی، میکے کے معنی ہیں مائی کے
 یعنی ماں کے یہاں۔ تو اس دن جب بیوی اس کے ساتھ نہ تھی تو وہ جہاں جہاں
 سے گذر رہا تھا اپنی بیوی کے بارے میں یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

شجاع آج تنہا چمن کو گئے تھے

بہت ان کے نقشِ قدم یاد آئے

عشقِ رسول ﷺ کا حاصل

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاصل تو یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے نقش قدم پر زندگی کی ہر سانس فدا کرتے، صبح و شام، کوئی دن ناغہ نہ کرتے، کثرت سے درود شریف پڑھتے اور کثرت سے آپ کی سنتوں کا مذاکرہ کرتے، اگر ہم لوگ ایک ایک سنت زندہ کرتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کتنی خوش ہوتی۔ اگر آج اُمت کے سب مرد ڈاڑھیاں رکھ لیں، پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑھنے لگیں، اپنے ٹخنے کھول لیں اور جتنی سنتیں ہیں ان سب پر عمل کریں، گانا بجانا چھوڑ دیں تو بتاؤ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کتنی خوش ہوگی۔ وہ شخص ظالم ہے جو ایک سینکڑ کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو بھول جائے آپ کی محبت جزوِ ایمان ہے لہذا جو شخص آپ کی رسالت پر ایمان نہ لائے اس کا کلمہ درست نہیں ہے اگرچہ رات دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھے، اسے نجات نہیں ملے گی جب تک وہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ نہیں پڑھے گا یعنی اگر آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لائے گا جہنم میں جائے گا، اللہ تعالیٰ کے بعد پوری کائنات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کا عظیم الشان رُتبہ

علماء نے لکھا ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ مذہب ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ کہہ دے زُرْتُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی تو ایسا کہنا مکروہ ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زُرْتُ النَّبِيِّ ﷺ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی کیونکہ آپ بحیاء طیبہ خاص حیات سے مشرف ہیں اور روضہ

مبارک پر حاضر ہو کر جو صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے صلوٰۃ و سلام کو سنتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح علماء کرام کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ زمین کے جس ٹکڑے پر سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم مبارک رکھا ہوا ہے زمین کا وہ ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت جزوِ ایمان ہے، اس کے بغیر ایمان ہی قبول نہیں۔ ایک شاعر بڑا عاشق تھا، وہ مدینہ شریف جا رہا تھا، جب دور سے اس کو روضہ مبارک نظر آیا تو اس نے دو شعر کہے۔

دھونڈتی تھی گنبدِ خضریٰ کو تو

دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار

ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار

آگیا شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیار

اتباعِ سنت کا نور

دوستو! میں نے آیت اس لیے تلاوت کی کہ جو کام کرو سنت و شریعت کے مطابق کرو اور گانا بجانا طبلہ سارنگی یہ چیزیں خلاف سنت ہیں، خلاف شریعت ہیں، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اے لوگو! میں باجا اور گانا بجانا مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں تو جس چیز کو مٹانے کے لیے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا کیے گئے آج اُمت اس چیز کو زندہ کر کے اپنے اوپر لعنت کیوں برسا رہی ہے؟ ایسی اُمت کیا فلاح پائے گی؟ پس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جتنے ارشاداتِ مبارک ہیں، جتنی سنتیں ہیں، ان سب کو سر آنکھوں پر رکھو، ان پر عمل کرو پھر دیکھو کہ کتنا نور پیدا ہوتا ہے، سورج اور چاند کیا جانیں اُس روشنی کو جو روشنی سنت میں ہے۔

از لب یارم شکر را چه خبر
وز زرخش شمس و قمر را چه خبر

مٹھائی کیا جانے اللہ کے نام کی مٹھاس کو؟ مٹھائی اور شکر مخلوق ہے، حادث ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود اور قدیم ہے، خالق شکر ہے، خالق شکر کو شکر کیا جانے؟ خالق شکر غیر محدود مٹھاس رکھتا ہے اور شکر کی مٹھاس محدود ہے اور اگر شوگر بڑھ جائے تو شکر کھا بھی نہیں سکتے اور اللہ تعالیٰ کا نام پاک ہر بیماری کی شفاء ہے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہر بیماری کی شفاء ہے، اس کی برکت سے حُسنِ خاتمہ بھی ملتا ہے۔

خواب میں آپ ﷺ کی زیارتِ نعمتِ عظمیٰ ہے

علماء نے لکھا ہے کہ جس نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زندگی میں ایک دفعہ خواب میں دیکھ لیا اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بارہ مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور میرے شیخ نے خود فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسی زیارت نصیب ہوئی کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم مبارک کے لال لال ڈورے بھی نظر آئے، اتنا واضح خواب تھا، اور انہوں نے خواب ہی میں پوچھا بھی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا عبدالغنی نے آپ کو خوب دیکھ لیا تو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں عبدالغنی! تم نے ہم کو خوب دیکھ لیا۔ ایسا پیارا شیخ اللہ نے اختر کو نصیب فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت کسی پر غصہ ہو گئے، بعد میں ایک میل کے فاصلے پر اس کے گھر جا کر اس سے معافی مانگی، حالانکہ وہ کوئی عالم بھی نہیں تھا، بل جوتنے والا جاہل آدمی تھا لیکن حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے دن عالم اور غیر عالم کی

تخصیص نہیں ہوگی، وہاں تو سب برابر ہوں گے، حضرت نے اس سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ ہم سے ظلم ہو گیا، تم ہمارے شاگرد نہیں ہو، مرید نہیں ہو تو میں نے تمہیں کیوں ڈانٹ دیا؟ میں اس غصہ کی وجہ سے تم سے معافی مانگنے آیا ہوں، اس نے بہت کہا کہ حضرت آپ کو مجھ سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں، آپ تو میرے باپ کے برابر ہیں لیکن حضرت نے فرمایا کہ زبان سے کہو کہ میں نے معاف کر دیا، جب اس نے کہا میں نے معاف کر دیا تب آپ آئے، اسی رات سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت نے خواب میں دیکھا کہ ایک کشتی میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حاضرِ خدمت ہیں اور پیچھے کچھ فاصلے پر ایک اور کشتی ہے، اس میں شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا اے علی! عبدالغنی کی کشتی میری کشتی سے جوڑ دو، جب کشتی جوڑی گئی تو کھٹ کی آواز آئی، حضرت فرماتے تھے کہ اس کھٹ کی آواز کا اب تک مزہ آتا ہے۔ حضرت شاعر نہیں تھے، دوہی شعر زندگی میں کہے جس کا ایک شعر یہ ہے

مضطرب دل کی تسلی کے لیے

حکم ہوتا ہے ملا دو ناؤ کو

چراغاں کرنے اور مخصوص دن منانے کی حقیقت

آج اس مبارک مہینہ کے بارے میں کچھ عرض کرنا ہے کیونکہ اس زمانہ میں بہت سے ایسے اعمال ہیں جو ہماری مسجد میں نہیں ہوتے مثلاً بعض مسجدوں میں بہت زیادہ چراغاں اور روشنی ہوتی ہے، کہیں رات دن تو الیاں ہو رہی ہیں اور کہیں جلوس نکل رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر حقائق کو نہ پیش کیا جائے تو بعض لوگ ہماری طرف سے بدگمانی کریں گے کہ ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے عشق و محبت نہیں ہے جیسی تو انہوں نے روشنی نہیں کی، چراغاں نہیں کیا، جلوس نہیں نکالا، قوالی نہیں کی اور اپنے لوگ جو کم علم کے ہیں انہیں بھی احساس ہو سکتا ہے، شیطان و سوسہ ڈال سکتا ہے کہ شاید ہم لوگوں کے اندر کوئی کمی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔

سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ قیامت کے قریب میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جس میں ایک فرقہ نجات پائے گا، صحابہ نے پوچھا کہ وہ کون سا فرقہ ہوگا؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں، وہ راستہ جس پر اللہ کا رسول ہے اور وہ راستہ جس پر میرے صحابہ ہیں، معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو طریقہ ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جو طریقہ ہے اس پر چلنے والے نجات پائیں گے۔ آج کل اخبار میں آتا ہے کہ کہیں فلاں کی وفات کا جلسہ ہے، کہیں فلاں کی پیدائش کا جلسہ ہے، اس لیے بعض لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم پیدائش منانے میں کیا حرج ہے؟ سوال یہ ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ نبوت میں جس میں ۱۳ برس آپ نے مکہ مکرمہ میں گزارے اور دس برس مدینہ شریف میں گزارے تو کیا اس زمانے میں آپ نے کسی پیغمبر کی وفات کا دن منایا؟ کسی پیغمبر کی پیدائش کا دن منایا؟ آپ کی بیبیوں میں سے حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا، کیا آپ نے اگلے سال وہ دن منایا کہ پچھلے سال اس دن کو ہماری بیوی کا انتقال ہوا تھا لہذا آج کے دن کچھ دیگ دیگ پکوا کر ثواب پہنچا دو تاکہ ان کی یاد تازہ ہو جائے؟ اس کو آج کل کہتے ہیں ڈے منانا۔ اصل میں جب پیٹ زیادہ بھر جاتا ہے تو منہ سے ڈے ڈے ڈے نکلتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کے معدے میں غیر اسلامی، غیر شرعی، سنت کے خلاف

اتنی زیادہ رسمیں گھس گئی ہیں کہ ان کے منہ سے ڈے ڈے نکل رہا ہے اس کو ثواب سے کیا تعلق؟ یہ چیز یورپ سے آئی ہے، کسی کی پیدائش کا، کسی کی غمی کا دن منانا یورپ والوں نے یہ کام شروع کیا لہذا آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے اور اپنے قلب کو اور آپ کے قلب کو اطمینان دلانے کے لیے آج مجھے اس مسئلہ کی تھوڑی سی وضاحت کرنی ہے تاکہ آپ کو احساس نہ ہو کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشق نہیں ہیں اور کسی کو بدگمانی کا موقع نہ ملے کہ صاحب ان کی مسجد میں چراغاں نہیں ہوا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے نہیں ہیں لہذا میں آپ حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ کو عشق تھا یا نہیں؟ ہمارا آپ کا تو زبانی عشق ہے لیکن صحابہ نے تو جان قربان کر دی، خون بہادیا، اُحد کے دامن میں ایک ہی دن میں ستر صحابہ شہید ہو گئے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ کیا کامیاب زندگی تھی، ایک تو شہادت کا درجہ بلند پھر نمازِ جنازہ پڑھنے والا بھی کیسا! تمام نبیوں کا سردار، وجہ وجودِ کائنات

ان کے کوچے سے لے چل جنازہ میرا

جان دی میں نے جن کی خوشی کے لیے

بے خودی چاہیے بندگی کے لیے

واقعی! جب تک اللہ کی محبت میں بے خودی نہیں ہوتی بندگی میں روح نہیں آتی یہی محبت سیکھنے کے لیے خانقاہوں کو قائم کیا گیا ہے ورنہ کُتبِ نبوی تو آپ اپنے گھر میں بھی کر سکتے ہیں لیکن کتابوں سے محبت نہیں ملتی محبت تو اہل محبت کی صحبت سے ملتی ہے۔ لہذا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈھائی سال خلافت کی، کیا تاریخ میں کوئی اس کا ثبوت دے سکتا ہے کہ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیع الاول میں مسجد نبوی میں روغنِ زیتون سے چراغاں کیا ہو؟ یہاں تو آج کل بلب ہیں، اُس زمانہ میں تو بلب نہیں تھے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیتون کے تیل سے بہت سے چراغ تو جلا سکتے تھے لیکن کوئی چراغاں نہیں ہوا۔ کیا ابو بکر صدیق جنہوں نے اپنی جان فدا کی، جن کے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دن کی عبادت عمر کی ساری زندگی کی عبادت سے افضل ہے اور وہ کون سے دن کی عبادت تھی؟ جہاد کے دن جبکہ صحابہ نے کہا کہ ابھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے، ابھی جہاد کے لیے ہمیں شرح صدر نہیں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے کیونکہ جب غارِ ثور میں یہ آیت نازل ہوئی لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ غمگین نہ ہوا ابھی ابو بکر صدیق! اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے تو اس وقت میں تھا اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، کوئی تیسرا نہیں تھا لہذا خدا کا میرے ساتھ ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے۔ یہ فرما کر تلوار گردن میں لٹکائی اور تنہا جہاد کے لیے نکل گئے فَتَقَلَّدَ سَيْفَهُ وَخَرَجَ وَحْدَهُ یہ دیکھ کر تمام صحابہ کو شرح صدر ہو گیا اور سارے صحابہ آپ کے ساتھ ہو گئے تو اتنا عشق کرنے والا جن کے لیے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صدیق اکبر کی وہ ایک دن کی عبادت جب انہوں نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کیا عمر کی زندگی کے تمام دنوں کی عبادت سے افضل ہے اور ایک اس رات کی عبادت جب انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی میری تمام راتوں کی عبادت سے افضل ہے، اتنا بڑا عاشق جس کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ایک پلڑے میں سارے پیغمبروں کی امت کے صحابہ کا اور میرے صحابہ کا ایمان رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں صدیق اکبر

کا ایمان رکھا جائے تو ان کا پلڑا جھک جائے گا یعنی اس امت کے صحابہ اور پچھلی تمام امتوں کے صحابہ کے ایمان سے زیادہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان ہے تو اس سب سے بڑے عاشقِ رسول نے ڈھائی سال حکومت کی اور ڈھائی سال کے اندر دو بار بیچ الاول آیا تھا مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی چراغاں نہیں کیا۔ اس زمانہ میں زیتون کا تیل تو تھا، دس بیس چراغ تو جلا ہی سکتے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کیا کمی تھی، بہت مالدار تھے اور حضرت عبدالرحمن ابن عوف بہت بڑے تاجر تھے، بہت مالدار تھے، ان مالدار صحابہ نے بھی کوئی چراغ نہیں جلایا، وہ اپنے دل میں چراغ جلاتے تھے، صحابہ اپنے دلوں میں اتباعِ سنت کے نور سے چراغ جلاتے تھے۔

نافرمانی کرنا عشقِ رسول ﷺ کے خلاف ہے

آج ڈاڑھیاں مونڈی جا رہی ہیں، مونچھیں بڑی بڑی رکھی ہیں، طبلے سارنگیاں بج رہی ہیں، جماعت سے نمازیں چھوٹ رہی ہیں اور یہ سب سے بڑے عاشقِ رسول ہیں، یہ عشقِ رسول ہے؟

تَعْصِي الرَّسُولِ وَأَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهُ
هَذَا لَعَمْرِي فِي الْقِيَاسِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَأَطَعْتَهُ
فَإِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعُ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتے ہو خالو! اور عشقِ رسول کا دعویٰ کرتے ہو، اگر تمہارا عشق سچا ہوتا تو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے کیونکہ عاشق تو اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ یہ کیسا عشق ہے کہ جماعت کی نمازیں چھوڑ رہے ہیں، مسجدیں خالی ہیں اور جلوس میں سب

آدمی ٹھسے چلے جا رہے ہیں، کیا صحابہ کے اندر یہ سمجھ نہیں تھی کہ وہ جلوس نکالتے؟ آج اخبارات میں ہے کہ خوشی مناؤ، ارے تمہاری خوشی جب قبول ہوگی جب صحابہ کے طریقے پر ہوگی، ان کے طریقہ کے خلاف تمہاری خوشی قبول نہیں ہو سکتی، یہ دیکھو کہ حضرات صحابہ نے کیسے خوشی منائی؟ ان سے اللہ راضی ہو گیا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اللہ ان سے راضی تو ان کے اعمال سے بھی راضی لہذا جیسے صحابہ کرام ایک ایک سنت پر جان دیتے تھے، ہم بھی جان دینا سیکھیں۔ دیکھو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گھر میں ناشتہ نہیں کیا جس گھر میں تصویر تھی اور آج عاشق رسول بنے ہوئے ہیں اور ان کا سارا گھر تصویروں سے بھرا ہوا ہے، گانے بجانے رات دن ہو رہے ہیں، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر چل رہے ہیں، بس بارہ ربیع الاول میں چراغاں کر لیا اور جلوس نکال لیا تو بہت بڑے عاشق رسول ہو گئے۔ ارے تمہارا عشق رسول جب قبول ہوتا جب تم سنت کے مطابق موچھیں کاٹ دیتے اور ڈاڑھیاں بڑھا لیتے اور پانچوں وقت کی جماعت سے نماز ادا کرتے۔ ہمیں ثابت کر دو کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان حضرات نے ربیع الاول منایا، چراغاں کیا بلکہ کسی صحابی سے ثابت کر دو کہ انہوں نے ربیع الاول منایا ہو؟ عاشق رسول وہ ہیں جو سنت پر چلتے ہیں، سبحان اللہ! ہمارا ربیع الاول تمام سال ہے، ہمارا میلاد شریف ہماری زندگی کی ہر سانس ہے، ہماری ہر سانس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوبی ہوئی ہے، یہ تھوڑی کہ سال میں ایک مرتبہ جھوم جھوم کر پڑھ لیا اور سارے سال نافرمانی کرتے رہے۔ جو بھی اتباع سنت کرتا ہے اس کا سارا سال ربیع الاول ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دنیا میں تشریف لانے کا مقصد یہ تھا کہ بندے اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلیں اور خدا کے غضب اور قہر کے اعمال سے بچیں،

یہ اصلی مولود شریف ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا حق وہ ادا کرتا ہے جو گناہ چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ پر اپنی جان فدا کر دے، میرا شعر ہے۔

وہ لمحہ حیات جو تجھ پر فدا ہوا

اس حاصلِ حیات پہ اختر فدا ہوا

جو سانس اللہ تعالیٰ پر فدا ہو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر فدا ہو یہ ہے اصلی مولود شریف۔ ایک ایک سنت کو سیکھئے اور اس پر عمل کیجئے، یہ ہے ربیع الاول، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی لیے تشریف لائے تھے، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لیے تشریف نہیں لائے تھے کہ سال میں ایک دفعہ ہندوں کی دیوالی کی طرح مسجدوں میں چراغاں کر لو، جلوس اور ریلیاں نکال کر گانے بجانے کرو اور گھروں میں وی سی آر، سینما، ٹی وی چلاؤ۔ آہ! گانا بجانا گھر سے نہ نکلا اور دعویٰ ہے عشقِ رسول کا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں گانا بجانا مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور آج سب کے گھر میں خوب گانے بجانے ہو رہے ہیں، ٹھیلے والے بھی گانے بجا رہے ہیں، سبزی بیچ رہا ہے اور گانے بجانے چل رہے ہیں۔ بتاؤ! اس امت کا کیا حال ہے؟ سب سے بڑا ربیع الاول یہ ہے کہ ہم گناہ چھوڑ دیں، سب سے بڑا ربیع الاول یہ ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کو عملی طور پر اختیار کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رات دن درود شریف پڑھیں، یہ ہے اصلی چیز۔

درود شریف کے فضائل

ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ میرے شیخ شاہ عبدالنقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

تو اللہ تعالیٰ کا نام مبارک بھی منہ سے نکلا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک بھی منہ سے نکلا تو بندہ دونوں کریم کے درمیان میں ہو جاتا ہے، اس کے دونوں ہاتھ میں لڈو ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نام کالڈو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کالڈو۔

دل کو تھاما اُن کا دامن تھام کے

ہاتھ میرے دونوں نکلے کام کے

میرے مرشد شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کا مزہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کا مزہ، درود شریف میں دونوں مزے ہیں اور بندہ دو کریم کے درمیان ہو جاتا ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم

صد شکر کہ ما ایم میان دو کریم

اے ہمارے رب! آپ کریم ہیں اور آپ کا نبی بھی کریم ہے، صد شکر کہ درود شریف کی برکت سے ہم دو کریم کے درمیان میں ہیں تو جس کی کشتی ایسے دو کریم کے درمیان میں چل رہی ہو، جس کشتی کے ایک طرف اللہ اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک ہو وہ کشتی کیسے ڈوب سکتی ہے؟ درود شریف میں دو مزے ہیں، کسی عبادت میں یہ مزہ نہیں ہے کہ بیک وقت دونوں لڈو ملیں یعنی اللہ تعالیٰ کا نام پاک بھی زبان پر ہو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی نام مبارک منہ سے نکلے۔ درود شریف پڑھتے وقت تصور کریں کہ میں روضہ مبارک پر حاضر ہوں اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جو بارش ہو رہی ہے اس کے چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں، یہ ہے درود شریف پڑھنے کا طریقہ۔

اصل عشقِ رسول اتباعِ رسول ﷺ ہے

آپ ہمارے بزرگوں کو دیکھیں جن کی ہر سانس سنت پر فدا ہو رہی ہے۔ جیسا میں نے ابھی بتایا کہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب کے خادم نے سنت کے خلاف حضرت کا گرتا اُتار دیا، مولانا محمد احمد صاحب نے فرمایا کہ مجھے دوبارہ کرتا دوبارہ پہناؤ، کیونکہ تم نے سنت کے خلاف گرتا اُتارا ہے، پہلے سیدھے ہاتھ میں پہناؤ پھر بائیں ہاتھ میں اور اگر اتارو تو پہلے بائیں ہاتھ سے پھر دائیں ہاتھ سے، یہ ہے عشقِ سنت۔ آہ! یہ کون سا عشق ہے کہ عربی لباس پہن کر اور گھوڑے پر بیٹھ کر تلوار لیے چلے آ رہے ہیں۔ نعوذ باللہ جنگ بدر والا نقشہ پیش کر رہے ہیں، یہ عشقِ سنت ہے یا سنت کا مذاق اڑانا ہے؟ ساری سنتیں کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں، میں نے بھی ایک کتاب لکھی ہے ”پیارے نبیؐ کی پیاری سنتیں“ تو دوستو! ان سنتوں کی کتابوں کو پڑھ کر سنت کے مطابق عمل کیجیے مثلاً بخاری شریف کی روایت ہے کہ جوتا پہننے کی سنت یہ ہے کہ جب جوتا پہننے تو دائیں پیر میں پہنے اور جب اُتارے تو بائیں پیر سے اُتارے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت گانا بجانا نہیں ہے۔ آج اُمت گانا سننے کے لیے بے چین ہے، کہتے ہیں جب تک گانا نہیں سنتے ہیں مزہ نہیں آتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں گانا بجانا مٹانے کے لیے پیدا کیا گیا ہوں اور آپ گانے بجانے کی آواز سن کر دونوں انگلیوں سے کانوں کو بند کر لیتے تھے تاکہ آواز نہ سنائی دے۔ جو دن رات گانے سنتا ہے اور کہتا ہے کہ میں عاشقِ رسول ہوں اور ربیع الاول کے جلوس میں شریک ہوتا ہے جہاں زور و شور سے گانے بجاتے ہیں وہ کس منہ سے عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویروں کو بھی منع فرمایا ہے کہ جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے، لیکن

عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والوں کے گھروں کو دیکھو تو عورتوں کی تصویروں سے تمام گھر بھرے ہوئے ہیں۔ دوستو! اصل ربیع الاوّل اس کا ہے جو رات دن ہر وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد رکھتا ہے، سال میں ایک مہینہ کے لیے نہیں، ایک دن کے لیے نہیں، بارہ ربیع الاوّل کے لیے نہیں، جس کی ہر سانس بارہ ربیع الاوّل ہے، جو اللہ کے نبی کی سنت پر زندہ رہتا ہے، ہر سانس میں سوچتا ہے اور اہل علم سے پوچھتا ہے کہ یہ خوشی کیسے مناؤں، شادی کیسے ہو؟ غمی کیسے ہو؟ ساری سنتیں پوچھتا ہے اور سنت پوچھ کر سنت کے مطابق خوشی اور غمی کی تقریبات کرتا ہے تو جس کی ہر سانس سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر فدا ہو، اس کی ہر سانس بارہ ربیع الاوّل ہے اور بارہ ربیع الاوّل کو جلوس اور چراغاں کرنا اگر اچھی چیز ہوتی تو صحابہ ضرور کرتے کیونکہ وہ جان فدا کرنے والے تھے، پروانہ شمع رسالت تھے، وہ اس پر ضرور عمل کرتے لیکن شریعت نے ان چیزوں کو منع کیا ہے کہ اسراف و فضول خرچی مت کرو، آگ جلانا اور جگہ جگہ چراغاں کرنا ہندوؤں اور مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

بہر حال میں اپنے دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ جس مسجد میں رات دن سنتوں پر عمل ہو رہا ہے، پانچوں نمازوں میں مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلنے وقت الصلوة والسلام علی رسول اللہ کا ورد ہو رہا ہے تو الحمد للہ ہمارا روزانہ بارہ ربیع الاوّل ہے کیونکہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں تشریف نہ لاتے تو ہمیں مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلنے کی سنتوں کا کیسے پتہ چلتا؟ تو جو شخص آپ کی سنت پر عمل کر رہا ہے اس کا روزانہ بارہ ربیع الاوّل ہے یا نہیں؟ کیونکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے کا مقصد یہی ہے کہ امت آپ کے نقش قدم کی اتباع کرے کیونکہ۔

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے اللہ ﷻ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

یہ میرا ہی شعر ہے۔ اس لیے میں نے عرض کیا کہ ہماری مسجد میں صحابہ کے طریقے پر آباد ہیں۔ اگر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی میں چراغاں نہیں کیا تو الحمد للہ! ہماری مسجدیں بھی صحابہ کرام کی یادگار ہیں۔ خدا کے ان عاشقوں کی نقل کر کے ہمیں کوئی حسرت نہیں، تم کچھ بھی کہتے رہو ہمیں اس پر کوئی ندامت نہیں ہے بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں ان کی اتباع کی توفیق دی اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اے خدا! ہماری زندگی صحابہ کی سنت کے مطابق ہو جائے جس کی ہم کوشش کر رہے ہیں، ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے کامل اتباع کر لی لیکن ہم کم سے کم کچھ کوشش کرتے ہیں کہ ان کے طریقے پر ہمارا ربیع الاول گزرے جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ربیع الاول تھا، جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ربیع الاول تھا، جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ربیع الاول تھا، جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ربیع الاول تھا۔ ہم ان صحابہ کے مطابق ربیع الاول گزارنا چاہتے ہیں۔ ہم ایک سانس بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھولنا بے وفائی اور اپنے ایمان کا ضیاع اور تباہ کاری سمجھتے ہیں۔ ہم پناہ چاہتے ہیں کہ ہمارا کوئی عمل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق نہ ہو۔ ہم تو آنکھوں کو بھی آپ کی سنت کے مطابق استعمال کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی خبردار! نامحرم عورتوں کو مت دیکھنا، نظر کی حفاظت کرو۔ پس کسی امر دینی بے ڈاڑھی مونچھ کے لڑکوں کو دیکھنا یا کسی کی ماں، بہن، بہو، بیٹی کو دیکھنا یا اخبارات میں فلم ایکٹرز کی تصویریں دیکھ دیکھ کر لچلچانا یہ ربیع الاول کا حق ادا ہو رہا ہے؟

ربیع الاوّل کی حقیقت پانے والے

آنکھوں کی سنت یہ ہے کہ جن چیزوں کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان چیزوں سے ہم اپنی آنکھوں کو بچالیں جس نے یہ کر لیا نبی کی سنت اس نے ادا کر دی، ربیع الاوّل کی حقیقت اس نے پالی، جس نے اپنے کان کو گانا سننے سے بچا لیا اس نے ربیع الاوّل کی حقیقت پالی، جس نے اپنی زبان کو گناہ سے بچایا، جس نے اپنی شرمگاہ کو گناہوں سے بچایا اور اپنی زندگی کو حرام کاریوں سے بچایا، اللہ کے غضب و قہر کے اعمال سے بچایا اس کو ہر وقت ربیع الاوّل کی حقیقت حاصل ہے۔ روزانہ درود شریف پڑھے، ہر وقت دعا کے آگے پیچھے درود شریف پڑھے۔ سبحان اللہ! کسی وقت بھی ہمارا ربیع الاوّل ہم سے الگ نہیں۔

رسالت کا اصل مقصد تو حید ہے

سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگو! اگر درود شریف نہیں پڑھو گے تو تمہاری دعا آسمان کے اوپر نہیں جائے گی، لیکن آپ نے تو حید کی حفاظت کے لیے اُس درخت کو کٹوا دیا جس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیٹھ کا سہارا لے کر صحابہ کو جہاد کے لیے بیعت کیا تھا، بعض لوگ برکت کے لیے اس درخت کے پاس پیٹھ کر دعا مانگنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوچا کہ آج تو یہی ہے کہ لوگ اس درخت کو اس لیے مبارک سمجھ کر دعا کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس درخت سے پیٹھ کا سہارا لگا کر صحابہ سے بیعت لی تھی لیکن کل اس درخت کو سجدے شروع ہو جائیں گے اور خدا کو چھوڑ کر درختوں کی پوجا شروع ہو جائے گی۔ یہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یقین تھا، ان کی تو حید کی ہمت تھی کہ ایسے مبارک درخت کو کاٹ دیا تاکہ امت کا ایمان ضائع نہ ہو اور تو حید جو مقصد ہے رسالت کا اس کو نقصان نہ پہنچے۔ نبی کا مقصد یہ

ہے کہ بندوں کو غیر اللہ سے، باطل خداؤں سے کاٹ کر اللہ سے جوڑ دے۔ نعوذ باللہ نبی اپنی پوجا کے لیے نہیں آتا۔ پیغمبر کا یہ مقصد کبھی نہیں ہوتا کہ لوگ مجھے پوجیں۔ آپ نے منع فرمایا کہ خبردار! میری قبر کو عبادت گاہ مت بنانا۔

ہم وہابی نہیں ہیں

آج کل کے لوگ تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی فتویٰ لگا دیں کہ نعوذ باللہ وہ بھی وہابی تھے اور یہاں یہ بات بتا دوں کہ ہم وہابی نہیں ہیں۔ جو لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں وہ ہم پر بہتان باندھتے ہیں، قیامت کے دن ان کو جواب دینا پڑے گا۔ وہابی تو تصوف کو نہیں مانتے، اولیاء اللہ کو نہیں مانتے، ہم تو اولیاء اللہ کے غلام ہیں، ہمارے بزرگ چاروں سلسلوں میں بیعت کرتے ہیں۔ ہم ہرگز وہابی نہیں ہیں لیکن بات یہ ہے کہ چونکہ ہم خلاف سنت باتوں کو منع کرتے ہیں تو جو لوگ خلاف سنت کاموں میں مبتلا ہیں وہ ہمیں اپنے کباب میں ہڈی سمجھتے ہیں، انہوں نے اپنے حلوے مانڈے کے لیے ہمیں وہابی بنا دیا حالانکہ ہمارا وہابیت سے کوئی تعلق نہیں۔

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ نادانی سے انگریزوں کی چالوں کی وجہ سے ہم کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ عبدالوہاب نجدی سے علماء حق اور اہل حق کا کوئی تعلق نہیں ہے اور قیامت کے دن ہم کو بدنام کرنے کا اللہ کے یہاں جواب دینا پڑے گا۔ عبدالوہاب نجدی کو ہم کیا جانیں؟ ہم تو اللہ تعالیٰ کا کلام پاک، سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثِ پاک اور صحابہ کے اعمال جانتے ہیں اور ہمارا عقیدہ سن لیجیے کہ ہم اولیاء اللہ کی جوتیوں کی خاک کے ذرات کو بادشاہوں کے تاجوں کے موتیوں سے افضل سمجھتے ہیں۔ یہ علامہ نور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو انہوں نے اپنے شاگردِ خاص مولانا عبداللہ شجاع آبادی

سے اور دوسرے شاگردوں سے فرمایا تھا جب ان کی بخاری شریف ختم ہوئی تھی کہ مولویو! بخاری شریف ختم ہوگئی لیکن بخاری شریف کی روح جب حاصل ہوگی جب کچھ دن کسی اللہ والے کی جوتیاں اٹھاؤ گے لہذا اب جاؤ! اور کچھ دن کسی اللہ والے کی جوتیاں اٹھا لو، کچھ دن خدا کے عاشقوں کی محبت میں رہ لو تب پتہ چلے گا کہ بخاری شریف کیا چیز ہے۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیث پڑھنے پڑھانے کا مزہ تب ہے جب پڑھنے والا بھی صاحب نسبت ہو اور پڑھانے والا بھی صاحب نسبت ہو اور نسبت سے کیا مراد ہے؟ ولی اللہ ہو، اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص تعلق حاصل ہو۔

خدا کے سوا کسی کو علمِ غیب نہیں

وہابی پر ایک بات یاد آئی، قرآن شریف میں ہے کہ **هُدُ غَائِبُ تَهَا**، حضرت سلیمان علیہ السلام نے سارے پرندوں کو جمع کر کے پوچھا کہ **هُدُ** کہاں ہے؟ اگر کسی خاص مقصد کے لیے غائب نہیں ہوا تو آج میں اس کو ذبح کر دوں گا، اتنے میں **هُدُ** حاضر ہو گیا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اے **هُدُ** تو کہاں گیا تھا؟ تو اس نے کہا **جِئْتُكَ بِنَبِئَةٍ** میں آپ کے پاس ایسی خبر لایا ہوں جس کا علم آپ کو نہیں ہے۔ اب بتائیے! نبی کے علمِ غیب کی نفی کر رہا ہے۔ دیکھا آپ نے **هُدُ** بھی وہابی نکلا **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

﴿ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ ﴾

علمِ غیب صرف اللہ کو ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہارگم ہو گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تلاش کرو۔ اس جگہ پانی نہیں تھا تو تیمم کر کے

نماز پڑھنے کی آیت نازل ہوئی۔ جب قافلہ تمیم کر کے نماز پڑھ چکا اور آگے روانہ ہوا تو اونٹ اٹھا جس کے نیچے ہار چھپا ہوا تھا۔ اگر رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو ہار کا بھی علم ہوتا اور آپ بتا دیتے کہ ہار اونٹ کے نیچے ہے۔ کیا نبی ایسا کر سکتا ہے کہ اس کو علم ہو کہ ہار اونٹ کے نیچے ہے اور صحابہ بے چین ہوں، پریشان ہوں اور وہ نہ بتائے؟

اولیاء اللہ سے براہِ راست مانگنا شرک ہے

لیکن افسوس ہے ان پر کہ جب تک ان کو شرک کی چٹنی نڈل جائے اس وقت تک ان کو مزہ ہی نہیں آتا، لاکھ حدیثیں سنا دو مگر ان کو مزہ نہیں آئے گا لیکن اگر یہ سنا دیجئے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف کی بریانی کی ایک ہڈی کوالے گیا اور وہ اس کی گرفت سے چھوٹ کر قبرستان میں گر گئی تو گیارہویں شریف کی بریانی کی ہڈی کی برکت سے سب قبرستان والے بخش دیئے گئے۔ آہ! ایسی واہیات باتوں سے ان کو بڑا مزہ آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عظمت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی عظمت کے بیان میں ان کو مزہ نہیں آتا، پیروں کو خدا سے بڑھاتے ہیں۔

خدا فرما چکا قرآن کے اندر

میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے

جسے تو مانگتا ہے اولیاء سے

اولیاء اللہ کا وسیلہ تو جائز ہے لیکن ان سے براہِ راست مانگنا شرک ہے، کسی قبر سے کہنا کہ ہمیں بچہ دے دو، ہماری روزی نہیں ہے، ہمیں رزق دے دو، یہ بالکل کفر ہے، ایسا شخص کافر ہو کر جہنم میں جائے گا لیکن یہ کہنا کہ یا اللہ! اپنے مقبول بندوں

کے صدقے میں، اپنے اولیاء کے صدقے میں اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہماری دعاؤں کو قبول فرما لیجیے۔ بتا دیا کہ انبیاء اور اولیاء کا وسیلہ جائز ہے یعنی ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مانگنا جائز ہے براہ راست انبیاء و اولیاء کی قبروں سے مانگنا شرک ہے۔

بدعت کی خرافات

خیر یہ چند باتیں کہہ دیں تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ مسجد اشرف میں چراغاں کیوں نہیں ہوا۔ شکر ادا کرو کہ صحابہ کے مطابق ہمارا ربیع الاول گذرا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر مسجد نبوی میں چراغاں نہیں کیا تو آج الحمد للہ ہماری مسجد میں بھی چراغاں نہیں ہوا۔ الحمد للہ! یہاں سنت کا نور ہے، سنت کا چراغ دل میں جلاؤ، سنتوں پر عمل کرو۔ ایک سنت کا نور سورج چاند سے بڑھ کر ہے۔ جس نے سنت پر عمل کر کے سنت کا نور حاصل کر لیا اس کو ان چراغوں سے، ان بلبوں سے کیا نسبت؟ اس کے دل میں تو سورج اور چاند سے زیادہ نور آ گیا کیونکہ سورج اور چاند مخلوق کا نور ہے، اتباع سنت سے خالق کا نور دل میں آتا ہے۔

تسخیر مہر و ماہ مبارک تمہیں مگر
دل میں اگر نہیں تو کہیں روشنی نہیں

ان کے دل میں اگر روشنی ہوتی تو جماعت سے نمازیں ادا کرتے، ان کے چہروں پر ڈاڑھیاں ہوتیں، گھروں میں تصویریں نہ ہوتیں۔ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس لیے تشریف لائے تھے کہ صرف ربیع الاول میں امت آپ کی محبت میں شعر پڑھ لے، جلوس نکال لے اور گھوڑے پر بیٹھ جائے۔ بعض علاقوں میں نعوذ باللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش دکھائی گئی اور آپ کی والدہ کی آواز نکالی گئی

گویا کہ نو مہینے پورے ہو گئے، اس کے بعد ایک عورت نے تکلیف میں رونے کی آواز نکالی اور پھر ایک بچہ کی پیدائش دکھائی گئی، وہ بچہ کیس کیس کر رہا ہے اور کہا گیا کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہو گئے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ذرا سوچو! یہ دین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے یا نہیں؟ یہ عشقِ رسول ہے یا گستاخی ہے؟ ان حماقتوں پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔

میرا مقصد اس مضمون سے یہ تھا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ ہماری اس مسجد میں چراغاں نہیں ہوا اور صحابہ کے طریقے کی اتباع کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ یہ ڈے منانا، موت و پیدائش کا دن منانا اسلام میں نہیں ہے، یہ یورپ سے آیا ہے، کافروں سے آیا ہے۔ آپ ہمیں ایک مثال بتادیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ڈے منایا ہو یا بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ڈے منایا ہو یا کسی صحابی نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ڈے منایا ہو، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کا ڈے منایا ہو۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں منایا، صحابہ نے نہیں منایا تو ہم کیوں منائیں؟ اللہ تعالیٰ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ ایسے لوگوں کو ان کے مقتدا اور گمراہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈے مناؤ، خوشی مناؤ، حلوہ ضرور پکاؤ۔ کیا یہ خوشی کا طریقہ ہے؟ خوشی کا طریقہ گناہ چھوڑنا ہے، خوشی کا طریقہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ یہ ہے اصلی خوشی۔ کوئی بیٹا ابا کو رات دن حلوہ کھلائے لیکن ابا کی مرضی کے خلاف چلے تو کیا ابا خوش ہوں گے؟ شبِ براءت میں حلوہ کھا لیا اور کہا کہ صاحبِ نبی کی سنت ہے کیونکہ اُحد کے دامن میں آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے اور بقول ان کے حضرت اولیس قرنی نے اپنے ۳۲ دانت توڑ لیے تھے کہ معلوم نہیں کون سا دانت شہید ہوا ہے۔ چلو ہم مان ہی لیتے ہیں کہ انہوں نے

۳۲ دانت توڑ دیئے اور پھر ان کی اماں نے ان کو حلوہ کھلایا، اب یہ کہتے ہیں کہ ان کی اتباع میں ہم شبِ براءت کا حلوہ کھاتے ہیں لیکن ذرا اس کی حقیقت بھی سن لیجیے کہ جنگِ اُحد شوال میں ہوئی تھی جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہوئے تھے لیکن حلوہ شعبان میں دو مہینے ایڈوانس یعنی پیشگی کھا رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سب حلوہ کھانے کی ترکیبیں ہیں اور من گھڑت باتیں بنائی ہیں، پھر حضرت اولیس قرنی کی ۳۲ دانت توڑنے والی سنت تو مشکل تھی کہ پتھر کے بٹے سے دانت توڑنے پڑتے لہذا وہ چھوڑ دی لیکن نرم حلوہ سارا نکل گئے، دو سنتوں میں سے نرم چارہ نکل لو اور مشکل والی چھوڑ دو کیونکہ استادوں سے سنا ہوگا کہ سوالات میں جو آسان سوال ہے اسے حل کر لو، مشکل سوال چھوڑ دو اور پھر عبادت کی رات کو شیطان نے کیا کیا کہ حلوہ ٹھسوا کر پیٹ میں بلوہ مچا دیا جب زیادہ حلوہ کھائے گا تو پیٹ میں ریاح کے دباؤ سے بلوہ مچے گا اور جب کھٹا کھٹ ہوا نکلے گی اور وضو نہیں رہے گا تو عبادت کیسے کرے گا؟ اس لیے شیطان نے کیا چال چلی کہ خوب ٹھسوا دیا حلوہ اور حلوہ نے مچا دیا بلوہ پھر کیسے نظر آئے گا خدا کا حلوہ؟ اللہ تعالیٰ گمراہی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

بس دعا کیجئے! اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر اور آپ کی ایک ایک سنت پر جان دینے کی توفیق عطا فرمائے اور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو ہمارے سینوں میں بھر دے اور بلا استحقاق سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہم سب کو خواب میں عطا کرے۔ ہم اس قابل نہیں ہیں، ہمیں اس کا استحقاق نہیں ہے لیکن آپ کریم ہیں، آپ بھی کریم ہیں اور آپ کا نبی بھی کریم ہے۔

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم

یا اللہ! تو بھی کریم ہے اور تیرا نبی بھی کریم ہے، دو کریموں کے کرموں میں ہماری

کشتی ہے، یا اللہ! اپنی رحمت سے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہم سب کو خواب میں نصیب فرمادے اور خواب میں زیارت سے بڑھ کر بھی ایک نعمت ہے اور وہ ہے آپ کی سنت پر عمل کی توفیق اور آپ کی نافرمانی سے بچنا۔ پس اے اللہ! یہ نعمت بھی عطا فرمادے اور اپنی اور اپنے نبی کی محبت سے ہمارے سینوں کو لبریز فرمادے اور جو لوگ آپ کے فرامینِ عالیہ کو پاش پاش کر رہے ہیں اے خدا! ہم سب کو توفیق عطا فرمادے کہ ہم آپ کے فرمانِ عالیشان کو سر آنکھوں پر رکھ کر اس پر عمل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچی اتباعِ سنت اور صحیح اور حقیقی ریحِ الاول نصیب فرمائے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبتِ اتباعِ والی نصیب فرمائے اور جذبہٴ ایمان اور جذبہٴ محبتِ رسولِ حضراتِ صحابہ والا اللہ ہم سب کو نصیب فرمائے جو اللہ کے یہاں مقبول ہے، جس سے خدا راضی ہے، جن سے راضی ہونے کی سند اللہ نے قرآن میں نازل فرمادی کہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ الحمد للہ! ہماری یہ مساجد اور ہمارا یہ عمل ان کے طریقے پر ہے جن سے اللہ راضی ہوا ہے۔ صحابہ کے طریقے کے خلاف جو ہیں ان کے لیے رضا مندی کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدعات سے محفوظ فرمائے، آمین۔

وَاجْرُدْ عَوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ اٰمِينَ.